بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ثواب وعذاب قبر

افادات: متکلم اسلام مولنا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

اس عقیدہ کے حوالہ سے چار باتیں سمجھنے کی ہیں:

1: فریقین کا عقیدہ و نظریہ

2: قبر وبرزخ کا مفہوم

3: حیات فی القبر

4: ثواب وعذاب

توضیح عقیدہ:

اہل السنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ "موت کے بعد قیامت سے پہلے قبر میں جہاں میت یا اس کے اجزاء ہوں جسد عنصری کو بتعلق روح ثواب وعذاب ہوتا ہے۔

اور اس کے ادراک واحساس کے لئے حیات کلی اور ظاہری نہیں بلکہ نوعاً من الحیاۃ عطا کی جاتی ہے۔

چنانچہ سلطان المحدثین نور الدین علی بن سلطان المعروف ملا علی قاری ت1014ھ فرماتے ہیں

وَاعْلَمْ اَنَّ اَهْلَ الْحَقِّ اِتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ اللهَ يَخْلُقُ فِي الْمَيِّتِ نَوْعَ حَيٰوةٍ فِي الْقَبْرِ قَدْرَ مَا يَتَأَلَّمُ وَيَتَلَذَّذُ

شرح الفقہ الاکبر ص121

مفہوم عبارت: اہل حق کا اس بات پہ اتفاق ہے کہ اللہ تعالی مرنے والے کو اتنی حیات عطا فرماتی ہے کہ اگر نیک ہو تو ثواب اور اگر بدکار ہو تو عذاب کو محسوس کرتا ہے۔

حکیم الامت مجدد الدین والملت مولنا محمد اشرف علی تھانوی ت1362ھ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ صریح ہے اس میں کہ اعادہ الی الارض منافی اس قرار فی الجنۃ کے نہیں یا تو اس طرح کہ اول یہ اعادہ ہوتا ہو پھر سوال نکیرین کے بعد عروج الی السماء ہوتا ہو اور یا اس طرح کہ یہ اعادہ اور قرار تو جنت میں ہو اور قبر میں اصل قرار نہ ہو۔ کچھ تعلق جسد سے ہو خواہ جسد اصلی حالت پر ہو یا مستحیل ہو گیا ہو اور یہ تعلق صرف اتنا ہو جس سے ادراک نِعم واَلم کا ہو سکے۔

امداد الفتاوی ج5 ص424

جبکہ بعض لوگوں کا نظریہ ہے کہ مرنے کے بعد علیین یا سجین میں روح اور جسم مثالی کو عذاب وثواب ہوتا ہے اس دنیا والی قبر میں جسد عنصری سے نہ تو روح کا تعلق ہوتا ہے نہ ہی اس جسم کو عذاب وثواب ہوتا ہے۔ چند تصریحات ملاحظہ فرمائیں:

1. مرنے کے بعد انسان زندہ ہی رہتا ہے مگر لباس ومکان بدل لیتا ہے... جسد عنصری کا لباس اتار کر جسد مثالی کا لباس پہن لینے اور دار دنیا سے منتقل ہو کر دار برزخ میں پہنچ جانے سے بھی انسان نہیں مرتا۔

ندائے حق ج1 ص17 محمد حسین نیلوی

2. دنیا میں جو شخص مرتا ہے اس کی روح کا رشتہ اس مادی جسم سے ٹوٹ جاتا ہے یہ جسم فنا ہو جاتا ہے مگر مثالی اصلی جسم باقی رہتا ہے اس سے روح کا تعلق نہیں ٹوٹتا... راحت ورنج مسرت اور غم ہر وجدانی کیفیت اس کو محسوس کرتی ہے مگر اس کے باوجود یہ ظاہری مادی جسم نہیں

رکھتا یہ جسم تو فنا ہو چکا ہوتا ہے... اس کا تو ہر احساس و ادراک جسم مثالی کے ساتھ ہوتا ہے۔۔۔ روح جسم مثالی کے ساتھ ہی منکر نکیر کے سوال کا جواب دیتی ہے۔

ندائے حق ج1ص100.101

3. اللہ تعالیٰ اس عالم برزخ میں روح کو وہاں کے مناسب حال ایک جسم عطا فرماتے ہیں... اسی جسم مثالی میں روح قیامت تک رہے گی۔

عقیدۃ الامت ص34 شہاب الدین خالدی

4. جمیعت اشاعت التوحید والسنۃ کا قرآن کریم اور احادیث صریحہ کی روسے یہ موقف ہے کہ اس مٹی والے جسم سے روح نکلنے کے بعد نہ تو وہ روح اس قبر میں مدفون جسم میں واپس آتی ہے اور نہ ہی اس مدفون جسم سے روح کا کوئی تعلق قائم ہوتا ہے۔

عقائد علمائے اسلام ص91 شہاب الدین خالدی

5. دور صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے لیکر گذشتہ صدی تک کسی عالم، مفسر اور محدث وفقیہ نے اس جسم عنصری کے اندر روح کے لوٹنے کا قول نہیں کیا۔

عقائد علمائے اسلام ص221

6. قبر وہ ہے جہاں روح کو عذاب وثواب ہوتا ہے وہی شرعی قبر ہے اور وہی روح کا ٹھکانہ ہے۔

عقیدۃ الامت ص31 شہاب الدین خالدی

7. شرعی قبر جس میں ثواب وعذاب ہوتا ہے وہ ہے جو جنت کے قریب ہے۔

عقیدۃ الامت ص36

8. یعنی زمین وقبر بھی مثالی اور جسم بھی مثالی اور ثواب وعذاب بھی وہیں ہوگا۔

عقیدۃ الامت ص39

9. اس جسم عنصری کو عذاب نہیں ہوتا اور نہ ہی اس قبر میں عذاب ہوتا ہے... عذاب وثواب روح کو ہوتا ہے جو اس جسم میں نہیں ہوتی۔

عقیدۃ الامت ص525

قبر کا مفہوم

قرآن کریم کی آیات، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین کے اقوال، امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کے فتویٰ، ابواب محدثین، اہل لغت، اکابر علمائے دیوبند اور فریقین کی متفقہ تحریر سے یہ بات ثابت ہے کہ قبر "مقر المیت" کو کہتے ہیں "

قرآنی آیات

آیت نمبر1:

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ أَخِيْهِ

(سورۃ المائدہ:31)

ترجمہ: پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کھودنے لگا تاکہ اسے دکھائے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے؟

علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ (م1369ھ) آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: چونکہ اس سے پہلے کوئی انسان مرا نہ تھا، اس لئے قتل کے بعد اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ لاش کو کیا کرے؟ آخر ایک کوے کو دیکھا کہ زمین کرید رہا ہے یا دوسرے مردہ کوے کو مٹی ہٹا کر زمین میں چھپا رہا ہے۔ اُسے دیکھ کر

کچھ عقل آئی کہ میں بھی اپنے بھائی کی لاش کو دفن کردوں اور افسوس بھی ہوا کہ میں عقل و فہم اور بھائی کی ہمدردی میں اس جانور سے بھی گیا گذرا ہوا، شاید اسی لئے حق تعالیٰ نے ایک ادنیٰ جانور کے ذریعہ سے اُسے تنبیہہ فرمائی کہ وہ اپنی وحشت اور حماقت پر کچھ شرمائے۔ جانوروں میں کوے کی یہ خصوصیت ہے کہ اپنے بھائی کی لاش کو کھلا چھوڑ دینے پر بہت شور مچاتا ہے۔

(تفسیر عثمانی: ج1ص362)

اس سے ثابت ہوا کہ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو اسی زمین والی قبر میں دفن کیا تھا، اس کے علاوہ کوئی اوپر والی قبر نہیں تھی۔

آیت نمبر2:

وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ۔

(سورۃ توبہ:84)

ترجمہ: اور اس کی قبر پر کھڑے نہ ہوں۔

علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ (م1369ھ) لکھتے ہیں: یعنی دعاء واستغفار کے لئے یا اہتمامِ دفن کے لئے۔

(تفسیر عثمانی: ج1ص618)

یہاں قبر سے مراد یہی گڑھا ہے نہ کہ سجین، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے بعد اسی دنیوی قبر پر کھڑے ہوئے تھے نہ کہ سجین پر۔

آیت نمبر3:

أَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ۔

(سورۃ الحج:7)

ترجمہ: اس لیے کہ اللہ ان سب لوگوں کو دوبارہ اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں۔

آیت نمبر4:

كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ۔

(سورۃ الممتحنہ:13)

ترجمہ: [وہ لوگ آخرت سے اسی طرح مایوس ہو چکے ہیں] جیسے کافر لوگ قبروں میں مدفون لوگوں سے مایوس ہیں۔

آیت نمبر5:

ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ۔

(سورۃ عبس:21)

ترجمہ: پھر اس کو موت دی اور قبر میں پہنچا دیا۔

آیت نمبر6:

وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ۔

(سورۃ الانفطار:4)

ترجمہ: اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں گی۔

آیت نمبر7:

أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ۔

(سورۃ العادیات:9)

ترجمہ: بھلا کیا وہ وقت اسے معلوم نہیں ہے جب قبروں میں جو کچھ ہے، اسے باہر بکھیر دیا جائے گا۔

آیت نمبر 8:

حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ۔

(سورۃ التکاثر:2)

ترجمہ: یہاں تک کہ تم قبرستانوں میں پہنچ جاتے ہو۔

ان آیات میں قبروں سے مراد یہی زمینی قبریں ہیں اور کوئی نہیں، قیامت کے دن انہی میں سے اٹھایا جائے گا۔

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر 1:

عن عَمرِو بنِ حَزم قال رآنی رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم عَلیٰ قَبْرٍ فَقَالَ: اِنْزِلْ عَنِ الْقَبْرِ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ الْقَبْرِ فَلَا يُؤْذِيكَ

شرح معانی الاثار ص 328،329 باب الجلوس علی القبور

ترجمہ: حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر دیکھا تو فرمایا قبر سے نیچے اتر جاو قبر والے کو تکلیف نہ دو اور نہ وہ تمہیں تکلیف دے (یعنی اس کی وجہ سے تمہیں تکلیف نہ پہنچے)

حدیث نمبر 2:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدًا قَالَتْ وَلَوْلَا ذَلِكَ لابرز قَبْرَهُ غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا

بخاری ج 1 ص 177 بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ، صحیح مسلم ج 1 ص 201 باب النہی عن بناء المساجد علی القبور واتخاذ الصور فیھا والنہی عن اتخاذ القبور مساجد، سنن نسائی ج 1 ص 115 باب اتخاذ القبور مساجدا

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الوفات میں فرمایا یہود و نصاری پر اللہ تعالی کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مساجد بنالیں تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ علیہ السلام کی قبر کھلی جگہ بنائی جاتی۔

حدیث نمبر 3:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي قَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيلَ لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى

صحیح بخاری ج 1 ص 171 باب زِيَارَةِ الْقُبُورِ

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گذرے جو قبر پر بیٹھی رو رہی تھی آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو وہ عورت کہنے لگی اگر یہ مصیبت آپ پر آتی تو پتہ چلتا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان نہ سکی اس

لئے یہ جملہ کہدیا۔ جب اسے بتایا گیا کہ یہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو وہ آپ علیہ السلام کے دروازے پر پہنچی وہاں اسے کوئی دربان نظر نہ آیا پھر اس نے عرض کیا کہ میں آپ کو پہچان نہ سکی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر کی قیمت تو صدمہ کے شروع میں ہوتی ہے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ:

حضرت عثمان ن عفان رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے " كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ بَكَى حَتَّى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ: تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلاَ تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هَذَا قَالَ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ: «إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنَازِلِ الآخِرَةِ فَمَنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ، وَمَنْ لَمْ يَنْجِ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ"

السنن الکبریٰ بیھقی باب مَا يُقَالُ بَعْدَ الدَّفْنِ

ترجمہ: حضرت عثمان جب کسی قبر پہ کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی مبارک آنسو سے تر ہو جاتی۔ آپ سے پوچھا گیا اتنا آپ جنت اور جہنم کے تذکرے پہ نہیں روتے جتنا قبر پہ روتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے جواب دیا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرماتے ہیں قبر آخرت کی پہلی سیڑھی ہے جو یہاں بچ گیا تو بعد کے معاملات اس کے لئے آسان ہوں گے اور جو یہاں پھنس گیا تو بعد میں مزید پھنسے گا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما:

أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثُمَّ أَتَى قَبْرَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ ثُمَّ يكون وَجْهَهُ وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَتَى المسجد فَفَعَلَ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَنْزِلَهُ

[مصنف ابن ابی شیبہ ج7 ص395 باب مَنْ كَانَ يَأْتِي قَبْرَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَيُسَلِّمَ، مصنف عبد الرزاق ج3 ص383 باب السلام على قبر النبي صلى الله عليه وسلم]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ معمول تھا کہ جب وہ سفر پر جانے کا ارادہ کرتے تو مسجد میں تشریف لاتے نماز پڑھتے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر تشریف لاتے اور سلام عرض کرتے، السلام عليك يا رسول الله، السلام عليك يا ابا بكر، السلام عليك يا ابتاه، اور جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو مسجد میں آتے پھر یہی عمل کرتے اس کے بعد اپنے گھر میں داخل ہوتے۔

فتوی امام اعظم رحمہ اللہ:

وَإِعَادَةُ الرُّوْحِ إِلَى الْجَسَدِ فِي قَبْرِهِ حَق

الفقہ الاکبر ص4

ترجمہ: قبر میں انسانی جسم کی طرف روح کا لوٹنا برحق ہے۔

ابواب محدثین:

صحیح البخاری کے چند ابواب کا ذکر:

(1) امام بخاری نے "کتاب الجنائز" میں ایک باب اس طرح باندھا ہے: "بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ﴿فَأَقْبَرَهُ﴾، أَقْبَرْتُ الرَّجُلَ أُقْبِرُهُ إِذَا جَعَلْتَ لَهُ قَبْرًا وَقَبَرْتُهُ دَفَنْتُهُ" (صحیح البخاری: ج1 ص186)

ترجمہ: باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی قبروں کا بیان، اللہ عزوجل کا فرمان ہے: {فَأَقْبَرَهُ}، [عرب

لوگ کہتے ہیں]"أَقْبَرْتُ الرَّجُلَ" کہ میں نے اس کے لئے قبر بنائی، اُقْبِرُہ(میں قبر بناؤں گا)اور کہتے ہیں قَبَرْتُہُ(میں نے اسے دفن کیا)

(2) کتاب الجنائز،"باب مایکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور"[قبروں پر مسجد بنانے کی کراہیت کا باب]

(3) کتاب الجنائز"باب بناء المسجد علی القبر"[قبر پر مسجد بنانے کا بیان]

(4) کتاب الجنائز،"باب زیارۃ القبور"[باب قبروں کی زیارت کرنا]

(5) کتاب الجنائز،"باب قول الرجل للمراۃ عند القبر اصبری"[باب: کوئی عورت قبر کے پاس ہو اور کوئی شخص اُسے کہے صبر کر]

(6) کتاب الجنائز،"باب الصلوۃ علی القبر بعد مایدفن"[باب: دفنانے کے بعد قبر پر نماز جنازہ کا بیان]

(7) کتاب الجنائز،"باب من یدخل قبر المراۃ"[باب: عورت کی قبر میں کون اُترے؟]

(8) کتاب الجنائز،"باب دفن الرجلین والثلاثۃ فی قبر واحد"[ایک قبر میں دو یا تین آدمیوں کو دفن کرنا]

(9) کتاب الجنائز،"باب الاذخر والحشیش فی القبر"[اذخر اور سوکھی گھاس قبر میں بچھانا]

(10) کتاب الجنائز،"باب ھل یخرج المیت من القبر واللحد لعلۃ"[باب: کیا میت کو کسی ضرورت سے قبر سے نکالا جاسکتا ہے؟]

(11) کتاب الجنائز،"باب اللحد والشق فی القبر"[باب: قبر کی دو قسمیں؛ بغلی اور صندوقی]

(12) کتاب الجنائز،"باب الجرید علی القبر"[باب: قبر پر کھجور کی ڈالیاں لگانا]

(13) کتاب الجنائز،"باب موعظۃ المحدث عند القبر"[باب قبر کے پاس عالم حدیث کا بیٹھنا اور لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنا]

صحیح مسلم کے چند ابواب کا ذکر:

صحیح مسلم(ج1ص300)میں کتاب الجنائز میں قبر سے متعلق ابواب کچھ یوں ہیں۔

(1) کتاب الجنائز، باب جعل القطیفۃ فی القبر[باب قبر میں چادر ڈالنے کے بیان میں]

(2) کتاب الجنائز، باب الامر بتسویۃ القبر[باب قبر کو برابر کرنے کے حکم کے بیان میں]

(3) کتاب الجنائز، باب النھی عن تجصیص القبر والبناء علیہ[باب پختہ قبر بنانے اور اس پر عمارت تعمیر کرنے کی ممانعت کے بیان میں]

(4) کتاب الجنائز، باب النھی عن الجلوس علی القبر والصلاۃ علیہ[باب قبر پر بیٹھنے اور اس پر نماز پڑھنے کی ممانعت کے بیان میں]

(5) کتاب الجنائز، باب مایقال عند دخول القبور والدعاء لاھلھا[باب: قبور میں داخل ہوتے وقت اہل قبور کے لئے کیا دعا پڑھی جائے]

(6) کتاب الجنائز، باب استیذان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربہ عزوجل فی زیارۃ قبر امہ[باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب عزوجل سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگنے کے بیان میں]

سنن ابی داؤد کے چند ابواب کا ذکر:

سنن ابی داؤد(ج2ص84)میں"اول کتاب الجنائز"کے تحت قبر سے متعلق ابواب کچھ یوں ہیں۔

(1) باب فی جمع الموتی فی قبر والقبر یعلم[کئی آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا اور قبر کی طرف خطاب کرنا(یا نشانی لگانا)]

(2) کتاب الجنائز، باب فی تعمیق القبر[قبر کو گہرا اور نیچا کھودنا]

(3) کتاب الجنائز، باب فی کراھیۃ القعود علی القبر [قبر پر بیٹھنے کی ممانعت کا بیان]

(4) کتاب الجنائز، باب الاستغفار عند القبر للمیت [جب دفن کر کے فارغ ہوں اور لوٹنے کا قصد ہو تو میت کے لئے استغفار کریں]

(5) کتاب الجنائز، باب المشی بین القبور فی النعل [قبروں میں جوتا پہن کر جانا کیسا ہے؟]

جامع الترمذی کے چند ابواب کا ذکر:

جامع الترمذی (ج1 ص191) میں "کتاب الجنائز" کے تحت قبر سے متعلق ابواب کچھ یوں ہیں۔

(1) باب ماجاء مایقول اذا ادخل المیت قبرہ [باب: اس دعا کے بیان میں جو دفن میت کے وقت پڑھی جاتی ہیں]

(2) باب ماجاء فی کراھیۃ الوطی علی القبور والجلوس علیھا [باب اس بیان میں کہ قبروں پر چلنا اور بیٹھنا منع ہے]

سنن النسائی کے چند ابواب کا ذکر:

سنن النسائی (ج1 ص258) میں کتاب الجنائز کے تحت قبر سے متعلق یہ ابواب موجود ہیں۔۔۔

(1) باب ما یستحب من أعماق القبر [باب: گہری قبر کھودنے کے مستحب ہونے کا بیان]

(2) باب ما یستحب من توسیع القبر [قبر کے وسیع کھودنے کا مستحب ہونا]

(3) باب إخراج المیت من القبر بعد أن یدفن فیہ [میت کو قبر میں دفن کرنے کے بعد اس کو نکالنے کا بیان]

سنن ابن ماجہ کے چند ابواب:

سنن ابن ماجہ ابواب ماجاء فی الجنائز ص 103 کے تحت قبر سے متعلق چند ابواب کا تذکرہ۔

(1) باب ما جاء فی الصلاۃ علی القبر [قبر پر نماز پڑھنے کا بیان]

(2) باب ما جاء فی إدخال المیت القبر [میت کو قبر میں اتارنے کا بیان]

(3) باب ما جاء فی حفر القبر [قبر کھودنے کے بارے میں]

ہم نے صحاح ستہ سے چند ابواب کا ذکر کیا، ان تمام ابواب اور ان کے تحت ذکر کردہ احادیث سے روز روشن کی طرح یہ واضح ہوتا ہے کہ قبر سے مراد محدثین کے ہاں بھی یہی "زمینی قبر" ہے، تو عذاب وثوابِ قبر سے بھی اسی قبر کا عذاب وثواب قبر مراد ہو گا۔

اہل لغت:

(1) مفردات القرآن میں ہے:

القبر: مَقَر المیت ومصدرُ، قبرته جعلته فی القبر وأقبرته جعلت له مکانا یقبر فیه نحو أسقیته جعلت له ما یسقی منه، قال (ثم أماته فأقبره)....والمَقبرة والمِقبرة موضع القبور وجمعها مقابر.

(مفردات القرآن: مادہ ق، ب، ر، ص**390**)

کہ "قبر" میت کی جگہ کو کہتے ہیں اور یہ مصدر ہے، "قبرته" کا معنی ہے: میں نے اس کو قبر میں رکھا، "اقبرته" کا معنی ہے: میں نے اس کے لیے ایسی جگہ بنادی ہے جس میں اس کو دفن کیا جائے گا، جیسے "اسقیته" کا معنی ہے: میں نے اس کے لیے ایسی جگہ یا برتن بنادیا جس سے پانی پیا جاتا ہے۔ اسی مادے سے اللہ کا فرمان ہے: ﴿ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ﴾ "المَقبرة" اور "المِقبرة" قبروں کی جگہ کو کہا جاتا ہے، اس کی جمع "مقابر" آتی ہے۔

(2) لسان العرب میں ہے:

القبر مدفن الانسان وجمعه قبور۔

(جلد نمبر 5 ص 67)

قبر انسان کے دفن کرنے کی جگہ ہے، اس کی جمع قبور ہے۔

(3) معجم الفاظ القرآن میں ہے:

القبر مقر المیت وجمعه قبور. یعنی میت کے قرار کی جگہ قبر ہے، اس کی جمع قبور آتی ہے۔

(ج 2 ص 331)

(4) قاموس القرآن میں ہے:

قبر انسان کے دفن کرنے کی جگہ ہے، اس کی جمع قبور آتی ہے۔

(ص 413)

(5) مصباح اللغات میں ہے:

القبر: انسان کے دفن کرنے کی جگہ، جمع اس کی قبور ہے۔

(ص 654)

نیز مندرجہ ذیل کتب لغات میں بھی یہی معنی لکھا ہے:

(6) الصحاح علامہ اسماعیل بن حماد الجوہری (م 397ھ)

(7) مجمع بحار الانوار علامہ محمد طاہر پٹنی (م 982ھ)

(8) تاج العروس سید محمد مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م 1205ھ)

ان تمام اہل لغت کے نزدیک قبر سے مراد گڑھا ہے جو زمین میں کھودا جاتا ہے اور اس میں جسد عنصری کو دفن کیا جاتا ہے۔

حضرات اکابرین:

حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی:

☼ جب آدمی مر جاتا ہے اگر اس کو دفن کیا جائے تو دفنانے کے بعد اور اگر نہ دفنایا جائے تو جس حال میں ہو اس کے پاس دو فرشتے منکر نکیر آتے ہیں اور تین سوال کرتے ہیں مومن اس کے صحیح جواب دیتا ہے تو اس کے لیے جنت کی طرف سے کھڑکی کھول دی جاتی ہے جس سے ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور وہ مزے سے سویا رہتا ہے اور مردہ بے ایمان ہو تو وہ (لا ادری) کہتا ہے تو اس پر قیامت تک سخت عذاب رہتا ہے۔

(ملخص تسہیل بہشتی زیور ص 43-44)

☼ جب مردہ کو لحد میں رکھا جاتا ہے اور اس کی قبر پر مٹی ڈال دی جاتی ہے تو مٹی فرشتوں کو مردہ کے پاس جانے سے نہیں روک سکتی۔

(احکام اسلام عقل کی نظر میں ص 259)

☼ ایک سوال کا تفصیل جواب دیتے ہوئے حضرت تھانوی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں... وجہ دفع یہ ہے کہ حرق سے انعدام نہیں ہوتا استحالہ ہوتا

ہے پس اجزاء باقی ہیں اور وہ اجزاء یہاں ہیں وہی ان کی قبر ہے۔ حقیت قبر کی محل وجود میت ہے۔(امداد الفتاوی ج4 ص467)

مولانا محمد ادریس کاندھلوی:

✪ عالم برزخ میں پہنچنے کے بعد جو بات سب سے پہلے پیش آتی ہے وہ منکر نکیر کا سوال ہے یہ اس وقت ہوتا ہے جب خویش واقارب مردہ کو قبر میں رکھ کر واپس ہوتے ہیں اور روح انسانی جسم خاکی کی طرف عود کرتی ہے تو دو فرشتے منکر نکیر بحکم خداوندی قبر میں آکر اس سے سوال کرتے ہیں۔(عقائد اسلام ص59)

✪ کل موضع فیہ مقرہ فھو قبرہ. (التعلیق الصبیح ج1ص106)

مولانا عبد الحق حقانی:

✪ قبر اسی جگہ کا نام ہے جہاں میت کے اجزاء پڑے ہیں خواہ حسی یعنی معروف قبر میں ہوں یا نہ ہوں۔(فتاوی حقانیہ ج1ص182)

✪ قبر اور برزخ دونوں ایک ہی نام ہیں۔(فتاوی حقانیہ ج1ص182)

فریقین کی مسلمہ تحریر:

"وفات کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کو برزخ (قبر شریف) میں بہ تعلق روح حیات حاصل ہے اور اس حیات کی وجہ سے روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں۔"

تعلیم القرآن اگست 1962ء

خلاصہ: ہم نے یہاں چند مختلف دلائل ذکر کیے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ قبر حقیقی اور قبر اصلی یہی زمین کا گڑھا ہے جس میں ہم اپنے مردوں کو دفن کرتے ہیں۔ البتہ یہ قبر عالم برزخ میں ہے اور عالم برزخ کا اطلاق مرنے کے بعد سے شروع ہو کر قیامت قائم ہونے تک کے زمانہ پر ہوتا ہے۔ آپ یوں سمجھ لیں کہ قبر عالم برزخ کا ایک جزء ہے جس کو یہ قبر مل گئی وہ بھی عالم برزخ میں ہے اور جس کو نہیں ملی وہ بھی عالم برزخ میں ہے اور عالم برزخ کے متعلق جو احکام قرآن وحدیث میں وارد ہوئے ہیں ان پر ایمان لانا اور دل وزبان سے ان کو تسلیم کرنا ضروری ہے، چاہے وہ ہماری عقل میں آئیں یا نہ آئیں، عقل دین کے تابع ہے دین عقل کے تابع نہیں۔

ایک شبہ کا ازالہ:

غیر مسلم اور ایسے لوگ کے جو عذاب وثواب قبر کے تو منکر ہیں مگر اپنے آپ کو مسلمان بھی کہلاتے ہیں صرف غیر مسلموں سے مرعوب ہو کر انکار کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا ایک اشکال یہ بھی ہے کہ جس شخص کو قبر نہیں ملی اس کو عذاب وثواب کیسے ہوگا اور کہاں ہوگا؟ اس اشکال کا جواب ہر دور میں علماء حق نے دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ عذاب وثواب کا معاملہ اصل میں عالم برزخ سے تعلق رکھتا ہے، جس کو یہ قبر مل گئی وہ بھی عالم برزخ میں ہے اور جس کو نہیں ملی وہ بھی عالم برزخ میں ہے۔ عالم برزخ صرف اور صرف قبر ہی میں منحصر نہیں قبر تو عالم برزخ کا ایک حصہ ہے جس کو یہ زمینی قبر نہیں ملی اس کی وہی قبر ہے جہاں اس کی میت یا اس کے اجزاء ہیں، سوال وجواب عذاب وثواب اس کو بھی ضرور بالضرور ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ جن علماء نے ایسے اشکالات کے جوابات دیے ہیں انہوں نے اس قبر کی بالکل نفی نہیں کی۔

برزخ:

برزخ کا مفہوم یہ ہے قبر سے لیکر علیین یا سجین تک مکان اور موت سے حشر تک زمان کے مجموعہ کو برزخ کہتے ہیں۔

اعادہ و تعلق روح؛یعنی حیات فی القبر

موت کے بعد قیامت سے پہلے قبر اور برزخ میں مردہ کے جسم سے روح کا اتنا تعلق قائم کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ منکر نکیر کے سوالات کے جوابات دیتا ہے۔ اس کے بعد اگر مؤمن ہو تو ثواب اور کافر ہو تو عذاب کو محسوس کرتا ہے۔ یہ عقیدہ قرآن کریم کی کئی آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور اسلاف امت سے ثابت ہے جس میں کسی مسلمان کو شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔

چند دلائل ملاحظہ ہوں:

آیت نمبر1:

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ

سورۃ ابراھیم27

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے ہیں اللہ ان کو اس مضبوط بات پر دنیا کی زندگی میں بھی ثابت قدمی عطا فرماتے ہیں اور قبر میں بھی اور ظالم لوگوں کو اللہ بھٹکا دیتا ہے اور اللہ (اپنی حکمت کے مطابق) جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

تفسیر:

وأخرج البزار عن عائشة قالت: قلت يارسول الله تبتلى هذه الأمة فى قبورها فكيف بى وأنا امرأة ضعيفة قال يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت فى الحياة الدنيا وفى الآخرة [الدر المنثور ج8 ص525]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ اس امت کو قبروں میں آزمایا جائے گا میری کیا حالت ہوگی میں تو کمزور سی عورت ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت فى الحيوٰة الدنيا وفى الآخرة"

آپ علیہ السلام کے اس تسلی والے فرمان سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں لفظ آخرت سے مراد قبر کی زندگی ہے جہاں کے عذاب سے اللہ کلمہ کے مطابق زندگی گزارنے والوں کو محفوظ فرماتے ہیں۔

فائدہ: اکثر مفسرین نے اس آیت کو ثواب وعذاب قبر کے متعلق قرار دیا ہے اور اس آیت کے تحت مرفوع اور موقوف احادیث نقل کرکے اعادہ وتعلق روح کو ذکر کیا ہے جس سے قبر کی زندگی ثابت ہوتی ہے۔ (دیکھئے تفسیر طبری ج8 ص253، تفسیر بغوی ج3 ص35، تفسیر کشاف ج2 ص520، المحرر الوجیز لابی محمد عبدالحق الاندلسی ج3 ص337، تفسیر بیضاوی ج1 ص518، تفسیر مدارک ج1 ص452، تفسیر خازن ج3 ص84، تفسیر ابن کثیر ج2 ص691، الدر المنثور لسیوطی ج4 ص148، تفسیر ابوالسعود ج5 ص52، البحر المدید ج3 ص370)

آیت نمبر2:

قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

الجاثیہ26

ترجمہ:: اے پیغمبر لوگوں سے کہہ دیجیے اللہ ہی تمہیں زندگی دیتا ہے پھر وہی تمہیں موت دے گا، پھر تم سب کو قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔

تفسیر:

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں

قُلِ} یا مُحَمَّدُ لِأَبِي جَهْلٍ وَأَصْحَابِه {اللهُ يُحْيِيكُمْ } فِي الْقَبْرِ {ثُمَّ يُمِيتُكُمْ } فِي الْقَبْرِ {ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَى يَوْمِ القيامة } ويُقَالُ قُلِ اللهُ يُمِيتُكُمْ مُقَدَّم ومُؤَخَّر ثم يَجْمَعُكُمْ إِلىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ {لاَ رَيْبَ فِيهِ} لَا شَكَّ فِيه {ولكن أَكْثَرَ الناس} أَهْلَ مكَّةَ {لاَ يَعْلَمُونَ} ذلِك ولا يُصَدِّقُوْنَ

[تفسیر ابن عباس ج2 ص22]

ترجمہ: "اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ابو جہل اور دوسرے کفار سے کہدیں اللہ تمہیں قبر میں زندہ کرے گا{سوال وجواب کے بعد} تمہیں قبر میں موت دے گا پھر تم سب کو قیامت کے دن جمع کرے گا بعض حضرات کے نزدیک اس آیت میں تھوڑی سی تقدیم وتاخیر ہے {ثُمَّ یُمِیتُکُمْ} پہلے ہے اور {یُحْیِیکُمْ} بعد میں ہے اب آیت کا معنیٰ ہو گا اللہ تمہیں دنیا میں موت دیں گے پھر قبر میں زندہ کریں گے، پھر تم سب کو قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے لیکن اکثر اہل مکہ اس بات کو نہ سمجھتے ہیں اور نہ ہی اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

حدیث نمبر1:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی حدیث مروی ہے جسے کئی محدثین نے نقل کیا ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کے وقت پیش آنے والے حالات وواقعات، موت کے وقت مومن وکافر کی کیفیت موت کے بعد قبر میں پیش آنے والے حالات کو تفصیلاً بیان فرمایا ہے اس طویل حدیث میں قبر کے زندگی کو بیان کرتے ہوئے آپ علیہ السلام نے فرمایا"فتعاد روحه في جسده"

سوال وجواب کے وقت میت کی روح پھر اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے۔

مسند احمد رقم الحدیث 18534، شعب الایمان ج1 ص356.357 رقم الحدیث 395 فصل فی عذاب القبر، اتحاف الخیرۃ المھرۃ ج2 ص437 رقم الحدیث 1850 باب قبض روح المؤمن والکافر، سنن ابی داود ج2 ص306 باب فِي الْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، مصنف ابن ابی شیبہ ج3 ص381 رقم الحدیث 12185 باب فِي نَفْسِ الْمُؤْمِنِ كَيْفَ تَخْرُجُ وَنَفْسِ الْكَافِرِ، مسند ابو داود طیالسی ج2 ص109 رقم الحدیث 789، المستدرک ج1 ص199.200 رقم الحدیث 114 مشکوۃ المصابیح ج1 ص28 باب اِثبات عذاب القبر،

مصححین ومستدلین حدیث:

حضرات ائمہ کی بہت بڑی تعداد نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا اور اس سے قبر کی زندگی کے اثبات پر استدلال کیا ہے مثلاً

امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی رحمہ اللہ ت458ھ فرماتے ہیں

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

شعب الایمان ج1 ص357

حافظ تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم المعروف ابن تیمیہ رحمہ اللہ ت728ھ لکھتے ہیں

وَقَالَ الْحَافِظُ أَبُو نُعَيْمٍ الأصبهاني: وَأَمَّا حَدِيثُ الْبَرَاءِ رَوَاهُ الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زاذان عَنْ الْبَرَاءِ فَحَدِيثٌ مَشْهُورٌ رَوَاهُ عَنْ الْمِنْهَالِ الْجَمُّ الْغَفِيرُ وَرَوَاهُ عَنْ الْبَرَاءِ: عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ وَغَيْرُهُمَا وَرَوَاهُ عَنْ زاذان عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ. قَالَ: وَهُوَ حَدِيثٌ أَجْمَعَ رُوَاةُ الْأَثَرِ عَلَى شُهْرَتِهِ وَاسْتِفَاضَتِهِ وَقَالَ الْحَافِظُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ منده: هَذَا الْحَدِيثُ إسْنَادُهُ مُتَّصِلٌ مَشْهُورٌ رَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنْ الْبَرَاءِ

مجموع الفتاوی ج5 ص216

مفہوم عبارت: امام ابو نُعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی رحمہ اللہ ت430ھ فرماتے ہیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث جسے منہال بن عمرو نے زاذان سے انہوں نے حضرت براء بن عازب سے نقل کیا یہ حدیث مشہور ہے، اسے منہال بن عمرو سے محدثین کی بہت بڑی جماعت نے

نقل کیا ہے، اس حدیث کو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے عدی بن ثابت اور محمد بن عقبہ وغیرہ نے روایت کیا ہے اور زاذان سے عطاء بن سائب نے نقل کیا ہے۔ اس کے مشہور اور مستفیض ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔ حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحییٰ ابن مندہ رحمہ اللہ ت 395ھ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند متصل ہے یہ حدیث مشہور ہے جسے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے ایک جماعت نے نقل کیا ہے۔

حافظ محمد بن ابو بکر بن ایوبابن قیم رحمہ اللہ ت 751ھ فرماتے ہیں

هٰذَا حَدِيثٌ ثَابِتٌ مَّشْهُورٌ مُسْتَفِيضٌ صَحَّحَهُ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْحُفَّاظِ. وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا مِّنْ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ طَعَنَ فِيهِ. بَلْ رَوَوْهُ فِي كُتُبِهِمْ. وَتَلَقَّوْهُ بِالْقُبُولِ وَجَعَلُوهُ أَصْلًا مِّنْ أُصُولِ الدِّينِ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ وَنَعِيمِهِ، وَمُسَائَلَةِ مُنْكَرٍ وَّنَكِيرٍ وَقَبْضِ الْأَرْوَاحِ وَصَعُودِهَا إِلَى بَيْنِ يَدَيِ اللهِ، ثُمَّ رُجُوعِهَا إِلَى الْقَبْرِ

کتاب الروح ص 48

مفہوم عبارت: یہ حدیث ثابت بھی ہے، مشہور بھی ہے اور مستفیض بھی۔ اس حدیث کو بہت سے حفاظ محدثین نے صحیح قرار دیا ہے۔ ہمارے علم کے مطابق ائمہ حدیث میں سے کسی نے اس پہ طعن نہیں کیا بلکہ محدثین نے اس حدیث پاک کو اپنی کتابوں میں ذکر کر کے اسے قبول کیا ہے اور موت کے وقت روح کے قبض کرنے، علیین کی طرف لے جانے، پھر واپس قبر کی طرف لانے، قبر میں نکیرین کے سوال وجواب اور ثواب وعذاب قبر والے عقیدہ کے بارے اس حدیث کو بنیادی حیثیت دی ہے۔

امام هیثمی رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح

مجمع الزوائد ج 3 ص 170 باب السؤال في القبر

امام تقی الدین سبکی ورجال اسناده كلهم ثقات

شفاء السقام ص 201

قال الامام الحاکم:

هذا حديث صحيح على شرط الشيخين

المستدرک ج 1 ص 201

نوٹ: اس روایت کے راوی ابو معاویہ پر بعض حضرات نے اضطراب کی جرح کی ھے لیکن وہ جرح یہاں نہیں چل سکتی کیونکہ بتصریح ائمہ ابو معاویہ کی ان روایات میں اضطراب ہے جو اعمش کے علاوہ سے مروی ہوں

أبو معاوية الضرير صدوق وهو في الأعمش ثقة وفي غير الأعمش فيه اضطراب

تاریخ بغداد ج 2 ص 115

اور یہ روایت امام اعمش سے ہی مروی ہے نیز یاد رہے کہ صحیح مسلم میں سبز پرندوں والی روایت بھی ابو معاویہ عن اعمش کے طریق سے مروی ہے

حدیث نمبر 2:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيهِ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي ثُمَّ ذَرُّونِي فِي الرِّيحِ فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِّي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذَلِكَ فَأَمَرَ اللهُ الْأَرْضَ فَقَالَ اجْمَعِي مَا فِيكِ مِنْهُ فَفَعَلَتْ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَبِّ خَشْيَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ. (صحیح بخاری بَاب حَدِيثُ الْغَارِ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی تھا جو بہت گناہگار تھا جب اسے موت آنے لگی تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاوں تو مجھے جلا دینا پھر میری ہڈیوں کو پیس لینا اور مجھے ہوا میں اڑا دینا قسم بخدا اگر میں

اپنے رب کی پکڑ میں آ گیا تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو کسی کو بھی نہیں دیا ہو گا چنانچہ جب وہ مر گیا تو اس کے ساتھ یہی معاملہ کیا گیا، اللہ رب العزت نے زمین کو حکم دیا کہ اس بندے کے ذرات جہاں کہیں بھی ہیں ان کو جمع کر دے زمین نے اس کے ذرات جمع کر دیے تو وہ زندہ کھڑا ہو گیا اللہ تعالی نے فرمایا تو نے یہ کام کیوں کیا؟ ایسی وصیت کیوں کی؟ تو وہ کہنے لگا اے میرے رب میں نے تیرے ڈر کی وجہ سے ایسا کیا تھا چنانچہ اللہ تعالی نے اس بخش دیا۔

ملاحظہ فرمائیں اگر موت کے بعد سوال وجواب اور اس کے بعد ثواب وعذاب کا تعلق اس دنیا والے جسم سے نہیں ہوتا تو اللہ تعالی نے اس بندے کے اسی دنیوی جسم کو دوبارہ کیوں زندہ فرمایا؟ اس کی روح تو محفوظ تھی اسی سے سوال وجواب کر لیتے.

حدیث نمبر 3:

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لأَخِيكُمْ وَسَلُوا لَهُ التَّثْبِيتَ فَإِنَّهُ الآنَ يُسْأَلُ

سنن ابی داود باب الِاسْتِغْفَارِ عِنْدَ الْقَبْرِ لِلْمَيِّتِ فِي وَقْتِ الِانْصِرَافِ.

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو تھوڑی دیر وہی ٹھہرتے اور فرماتے اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی کا سوال کرو کیونکہ اس سے ابھی سوال کیے جائیں گے۔

اور سوال زندہ سے کیا جاتا ہے۔

امام ابو حنیفہ:

امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ ت 150ھ فرماتے ہیں

وإعادة الروح إلى الجسد في قبره

امام احمد بن حنبل:

امام احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ ت 241ھ فرماتے ہیں

وَالْإِيْمَانُ بِالحوضِ والشَّفاعةِ والايمان بمنكرونكيروعذابِ القبرِوالايمان بملك الموت بقبض الارواح ثم ترد فی الاجسادفی القبور فيسألون عن الايمان والتوحيد

کتاب الصلوۃ ص45 بحوالہ تسکین الصدور ص155

مفہوم: حوض کوثر، قیامت کے دن، شفاعت پہ ایمان لانا، منکر نکیر پہ ایمان لانا، عذاب قبر کو ماننا، ملک الموت کا ارواح کو قبض کرنے پھر قبروں میں جسموں کی طرف لوٹانے کا ماننا ضروری ہے۔ لوگوں سے قبر میں سوال جواب بھی کیا جاتا ہے۔

امام قرطبی:

امام محمد بن احمد بن ابو بکر بن فرح انصاری قرطبی رحمہ اللہ ت 671ھ فرماتے ہیں

الإيمانُ بعذاب القبرِ و فتنتِه واجب و التصديقُ به لازم حسبَ ما أخبر به الصادقُ و أن الله تعالى يُحْيِي الْعَبْدَ الْمُكَلَّفَ فِي قبره بِرَدِّ الحياةِ إِلَيهِ و يجعلُه من العقلِ في مثلِ الوصْفِ الذي عاش علَيهِ ليَعْقل ما يسأل عنه و ما يجيب به و يفهم ما أتاه من ربه و ما أعد له في قبره من كرامة أو هوان و بهذا نطقت الأخبار عن النبي المختار صلى الله عليه و سلم و على آله آناء الليل و أطراف النهار و هذا مذهب أهل السنة و الذي عليه الجماعة من أهل الملة و لم تفهم الصحابة الذين نزل القرآن بلسانهم و لغتهم من نبيهم عليه السلام غير ما ذكرنا و كذلك

التابعون بعدھم إلی ھلم جرا

التذکرۃ ج1ص137عنوان الرد علی الملحدۃ

وضاحت: قبر کے ثواب وعذاب کو ماننا واجب اور حضور علیہ السلام کی بتائی ہوئی تصریحات کے مطابق قبر کے احوال کی تصدیق کرنا ضروری ہے بیشک اللہ تعالیٰ مکلف آدمی کی طرف روح لوٹا کے قبر میں حیات عطا فرماتے ہیں {ہم نے رد حیات کا معنی اعادہ روح امام قرطبی کی دیگر عبارات کی روشنی میں کیا ہے} اور انسان جس حالت میں دنیا کی زندگی گزار کے جاتا ہے اللہ تعالی اسی کے مطابق قبر میں اسے عقل عطا فرماتے ہیں تا کہ اپنے رب کی طرف سے آنے والے ملائکہ کے سوال وجواب کو سمجھے اور جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے قبر میں عزت وذلت {ثواب وعذاب} تیار کی ہے اسے سمجھے اس عقیدہ پہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث موجود ہیں اور اہل السنت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین جن کی زبان میں قرآن نازل ہوا اور جنہوں نے قرآن براہ راست رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سمجھا انہوں نے بھی قرآن وصاحب قرآن سے یہی عقیدہ سمجھا اسی طرح تابعین سے لیکر ہمارے دور تک اسلاف کا بھی یہی عقیدہ رہا ہے۔

مولانا محمد قاسم نانوتوی:

ادہر بعد مرگ روح کو جسم خاکی سے بہت کم علاقہ رہ گیا اور جو کچھ تھا بھی تو جسم مذکور کی شکل وصورت کے بگڑ جانے سے اس کو اور بھی گھٹا دیا

جمال قاسمی ص11

مفتی محمود حسن گنگوہی:

جسم میت کو قبر میں رکھنے کے بعد روح کا اس میں داخل کیا جانا اور پھر سوال وجواب کا ہونا احادیث کثیرہ سے ثابت ہے مگر وہ روح اس جسم میں اس طرح نھیں رہتی جس طرح دنیا میں رہتی تھی، البتہ اس جسم سے ایک قسم کا تعلق رہتا ہے بہر حال روح برزخ میں رہتی ہے

فتاوی محمودیہ ج1ص560.561

سوال: مرنے کے بعد روح کا تعلق قبر سے کب تک رہتا ہے۔

جواب: نفس تعلق، قبر سے بعث تک رہے گا بعض اوقات میں یہ تعلق قوی ہو جاتا ہے

فتاوی محمودیہ ج1ص602

سوال: کیا مرنے والے کی روح ہر پنج شنبہ کو مکان یا قبر پر آتی ہے

جواب: مکان پر آنے کی کوئی روایت معتبر نہیں البتہ قبر سے تعلق قوی ہو جاتا ہے

،[فتاوی محمودیہ ج1ص604]

ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: دفن کے وقت قبر میں داخل ہو کر جسم میں داخل ہو جاتی ہے اور سوال وجواب قبر میں شروع ہو جاتا ہے۔

،[فتاوی محمودیہ ج1ص605]

میت کو قبر میں رکھنے اور دفن کرنے کے بعد فرشتے آکر اس کی روح اس میں داخل کرکے اس کو بٹھا دیتے ہیں۔[فتاوی محمودیہ ج1ص606]

سوال: قبر سے مراد یہ قبر ہے جس میں میت کو داخل کیا جاتا ہے یا کوئی اور عذاب قبر اسی زمینی قبر میں ہوتا ہے یا کسی اور جگہ سوالات کے وقت منکر نکیر فرشتوں کا جو ذکر احادیث میں آیا ہے اسی قبر میں سوالات اسی جسد عنصری سے متعلق روح سے کیے جاتے ہیں یا صرف روح سے۔

[فتاوی محمودیہ ج1ص534]

جواب: قبر میں فرشتے آکر روح کو جسم میں داخل کرتے ہیں تب سوال وجواب کیا جاتا ہے، عامۃً یہ اسی قبر میں ہوتا ہے

[فتاوی محمودیہ ج1ص536]

حضرت تھانوی:

بعض کا قول ہے ارواح مومنین علیین اور ارواح کفار سجین میں رہتی ہیں اور قبر جسد عنصری سے بھی ان کو تعلق رہتا ہے۔۔۔ لیکن ان مقامات میں ارواح مقید نہیں ہیں بلکہ ان کو اپنے جسد اول سے اور قبر سے بھی تعلق رہتا ہے،

[امداد الاحکام ج1ص817،818]

حضرت تھانوی رحمہ اللہ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں یہ صریح ہے اس میں کہ اعادہ الی الارض منافی اس قرار فی الجنۃ کے نہیں یاتو اس طرح کہ اول یہ اعادہ ہوتا ہو پھر سوال نکیرین کے بعد عروج الی السماء ہوتا ہو اور یا اس طرح کہ یہ اعادہ اور قرار تو جنت میں ہو اور قبر میں اصل قرار نہ ہو۔ کچھ تعلق جسد سے ہو خواہ جسد اصلی حالت پر ہو یا مستحیل ہو گیا ہو اور یہ تعلق صرف اتنا ہو جس سے ادراک نعم والم کا ہو سکے۔۔۔ الخ

[امداد الفتاوی ج5ص424]

دوسری جگہ فرماتے ہیں البتہ اجزائے جسد یہ کے ساتھ اس کو کچھ تعلق رہتا ہے۔

[امداد الفتاوی ج6ص129]

مفتی عزیز الرحمن:

قبر میں بھی روح کا تعلق رہتا ہے اور استقرار اصل علیین یا سجین ہے۔ [فتاوی دارالعلوم ج5ص289]

جسم سے روح کا تعلق رہتا ہے۔ [فتاوی دارالعلوم ج5ص311]

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید:

باقی یہ خیال غلط ہے کہ قبر میں جسم بالکل معدوم ہو جاتا ہے جسم مٹی بن جاتا ہے اور مٹی کے ان ذرات کے ساتھ [خواہ وہ کہیں کہ کہیں منتشر ہو جائیں] روح کا تعلق باقی رہتا ہے جس کی وجہ سے برزخ میں [یعنی روز محشر سے پہلے] عذاب وراحت کا سلسلہ رہتا ہے۔

[آپ کے مسائل اور ان کا حل ج4ص341]

علامہ شبیر احمد عثمانی:

:وقولہ السلام علیکم اشارۃ الی انہم یعرفون الزائر ویدرکون کلامہ وسلامہ

[فتح الملہم ج1ص413]

مفتی رشید احمد:

سوال: قبر میں انسان کا صرف فضلہ باقی رہ جاتا ہے تو عذاب قبر کس چیز پر ہوتا ہے۔

جواب: بعض علماء کا خیال ہے عذاب فقط روح کو ہوتا ہے روح کا تعلق قبر سے رہتا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ عذاب روح وجسد دونوں پر ہوتا ہے کیونکہ مردے کا قبر میں جاکر زندہ ہونا قرآن پاک سے ثابت ہے۔۔۔۔ روایت میں نکیرین کے بارے میں یقعد انہ کا لفظ وغیر من

الروایات بھی اعادہ روح پر دال ہیں---- مگر صحیح یہ ہے کہ جسم مادی ہی میں روح کا اعادہ ہوتا ہے مگر اسے ہم معلوم نہیں کر سکتے جیسا کہ خواب میں کسی کو تکلیف ہو رہی ہو بلکہ یقظان کو تخیل و تفکر کی وجہ سے سرور یا غم لاحق ہو ہمیں اس کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ جسم اگرچہ مٹی ہو جائے تب بھی احادیث سے ثابت ہے کہ ریڑھ کی ہڈی مٹی نہیں ہوتی تو اسی کا احیا ہو سکتا ہے بالفرض سارا جسم مٹی ہو جائے تب بھی جسم کی ہیئت و صورت بدل گئی اس کا اصل مادہ تو باقی ہے پس مٹی ہو جانے کے بعد بھی ان اجزاء میں ایسے طریق سے اعادہ روح کہ ہم اسے معلوم نہ کر سکیں قدرت باری سے خارج نہیں۔[احسن الفتاوی ج4 ص204]

مولانا خیر محمد جالندھری:

:سلف کا ایک مسلک عود روح کا ہے بلکہ ظاہر حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے

۔[خیر الفتاوی ج1 ص179]

علامہ انور شاہ کشمیری:

ثم السوال عندی یکون بالجسد مع الروح

[فیض الباری ج1 ص185]

حق تعالٰی بندہ کو [قبر و برزخ میں] زندہ کریں گے اور اس کو حیات و عقل واپس دیں گے یہی احادیث و اخبار سے ثابت ہے اور یہی مسلک اہل السنۃ والجماعۃ کا ہے

۔[انوار الباری ج8 ص34]

نواب قطب الدین:

نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ معذب مردہ کے جسم میں بار بار روح ڈالی جاتی ہے تا کہ اس پر عذاب شدید سے شدید ہو سکے اور یہ اس چیز کا انجام ہے کہ وہ دنیا میں عذاب قبر کا انکار کیا کرتا تھا اور اس کو جھٹلایا کرتا تھا

[مظاہر حق ج1 ص186]

مولانا نصیر احمد غور غشتوی:

آپ بھی تعلق روح کے قائل ہیں۔

[حاشیہ مشکوۃ ج1 ص26 حاشیہ 4]

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی:

:حاصل کلام یہ ہے کہ یہ ثابت ہوا کہ روح باقی رہتی ہے اور اس کا ایک خاص تعلق بدن کے اجزاء کے ساتھ بدن کی مفارقت کرنے کے بعد اور اس بدن کی کیفیت متغیر ہو جانے کے بعد بھی باقی رہتا ہے

۔[فتاوی عزیزی اردو ص192]

مولانا خلیل احمد سہارنپوری:

وتعاد روحه في جسده بعد دفنه في القبر،

[بذل المجہود ج5 ص288]

شیخ سرفراز خان صفدر:

اعادہ روح مسلک جمہور [تسکین الصدور]

مولانا محمد ادریس کاندھلوی:

جب خویش واقارب مردہ کو قبر میں رکھ کر واپس ہوتے ہیں روح انسانی جسم خاکی کی طرف عود کرتی ہے تو دو فرشتے منکر نکیر بحکم خداوندی قبر میں آکر اس سے سوال کرتے ہیں۔

[عقائد اسلام ص59]

مفتی محمد شفیع:

مرنے اور دفن کے بعد قبر میں انسان کا دوبار زندہ ہونا قرآن مجید کی تقریبا10 آیات میں اشارۃ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی70 احادیث متواترہ میں بڑی صداقت کے ساتھ مذکور ہیں جس میں مسلمانوں کو شک شبہ کی گنجائش نہیں

۔[معارف القرآن ج5 ص248]

مفتی کفایت اللہ:

ہاں میت کو قبر میں رکھنے کے بعد اس قدر حیات اس میں ڈالی جاتی ہے کہ وہ آرام یا تکلیف کو محسوس کرے۔

[کفایت المفتی ج1 ص201،202]

19 مولانا محمد عبد اللہ بہلوی:

اور واپس ہونا روح کا تمام موتی کے لیے حدیث صحیح میں موجود ہے جس سے سوال منکر نکیر ہوتا ہے۔

[القول النقی ص16]

شیخ زکریا:

ولا مانع فی العقل من ان یعید اللہ الحیاۃ فی جزء من الجسد او فی الجمیع علی خلاف بین الاصحاب فیثیبہ ویعذبہ

اوجز المسالک ج2 ص307